بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۳۰ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۲۹ وفا ۱۳۶۳ ہش ۲۹ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ وفا / ۳۰ جولائی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

کل سے پیشاب کی تکلیف ہے اور متلی کی بھی شکایت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو

خدا بڑی دولت ہے اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ

نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اِس کا اُس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا تم متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ اِن تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکساری اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسا پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قوائے کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو.....

خدا بڑی دولت ہے اُس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اُس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اُس کے حکموں کے نیچے چلو۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

○ لاہور۔ ۲۶ جولائی۔ حضرت سیدہ بوزینب صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی طبیعت بدستور خراب ہے۔ جسم میں اور خاص طور پر ٹانگوں میں سختی اور کھنچاؤ کی کیفیت ہے۔ بلڈ پریشر نارمل ہے۔ سانس کی آمد و رفت بھی ٹھیک ہے تاہم نیم بیہوشی کی کیفیت طاری ہے۔ احباب کرام خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل خاص سے صحت عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ (آمین)

وفاقی شرعی عدالت کی دو ارگرد والی

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے دلائل دیئے

لاہور۔ ۲۶ جولائی۔ شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی شریعت کورٹ کے ایک فل بنچ نے جس میں مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبد القدوس قاسمی صاحب شامل تھے آج دسویں روز بھی لاہور ہائیکورٹ کی عمارت میں شریعت پٹیشن نمبر ۱/۱۷ برائے ۱۹۸۲ء اور ۲/۷ برائے ۱۹۸۴ء کی سماعت جاری رکھی۔ یہ دونوں درخواستیں بالترتیب مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور تین دوسرے افراد اور کیپٹن (ریٹائرڈ) عبد الواجد آف لاہوری گروپ نے دائر کی ہیں۔ ان میں صدر پاکستان کے اس آرڈیننس کو خلاف قرآن و سنت قرار دینے کی استدعا کی گئی ہے جس میں احمدیوں اور لاہوری گروپ کے افراد پر بعض پابندیاں

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۳۰ شوال ۱۴۰۴ھ
۲۹ وفا ۱۳۶۳ ہش

باہمی لڑائی جھگڑوں کی انتہائی مضرت

قرآن مجید کی آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ (الحجرات آیت ۱۱) اور اسی مضمون کی دیگر متعدد آیات کی رو سے اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے کہ اوّل تو مومنوں کے مابین جنہیں اس نے آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے باہم کوئی جھگڑا یا تنازعہ نہ ہو کیونکہ باہم جھگڑنا اخوت کے سراسر منافی ہے اور اگر بفرض محال کسی غلط فہمی کی بناء پر دو بھائیوں میں جھگڑا ہو ہی جائے تو دوسرے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد ان کے درمیان صلح کرا دیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جلد از جلد صلح کرانے سے کتنا وقفہ یا عرصہ مراد ہے؟ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ باہمی تنازعہ کا تصفیہ تین دن کے اندر اندر ہو جانا چاہیئے تاکہ کوئی دو بھائی بھی ایسے نہ ہوں جو تین دن سے زیادہ ایک دوسرے سے ناراض رہیں اور ان کے درمیان قطع تعلق کی حالت تین دن اور تین رات سے متجاوز ہو سکے۔ ہر چند کہ ان کے درمیان صلح کرانے کا کام دوسرے مومنوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ تاہم دوسرے مومن اسی صورت میں ان کے درمیان صلح کرا سکتے ہیں جب وہ ان کی ترغیب وتحریص اور وعظ ونصیحت کا اثر قبول کر کے باہم صلح کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہم صلح کرنے کی اصل ذمہ داری ان دونوں پر ہی ڈالی ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے پیدا ہونے والے تنازعہ کے نتیجہ میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کر بیٹھے ہوں۔ دوسرے لوگ تو ان کے درمیان صلح کرانے میں مدد ہی کر سکتے ہیں۔ اصل مخاصمت تو اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے۔ جب جھگڑا کرنے والے دونوں فریق برضاء ورغبت ایک دوسرے کو معاف کرنے اور درگزر کرنے پر از خود آمادہ ہوں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ اگر ایک دوسرے سے ناراضگی پر تین دن گزر جائیں تو کوئی ان کے درمیان صلح کرائے یا نہ کرائے انہیں چاہیئے کہ وہ خود پیش قدمی کرتے اور باہم سبقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے وجہ مخاصمت کو فراموش کر دیں اور ایک دوسرے سے صلح کر لیں۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ - (متفق علیہ)

یعنی باہم قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور باہم بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (بخاری ومسلم)

ایک اور متفق علیہ حدیث میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں دو بھائیوں کے لئے اس امر کو حرام قرار دیا کہ وہ تین دن سے زیادہ ایک دوسرے سے تعلق منقطع رکھیں وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا خَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ یعنی یہ کہ دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسرے کو سلام کہنے میں ابتداء کرے۔

پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمایا کہ جب بھی دو مومن بھائی آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں تو وہ ایسا شیطان کی تحریک سے ہی کرتے ہیں۔ وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ وہ شیطان کے بہکانے میں آکر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (المسلم)

شیطان ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں اس لئے وہ ان میں قطع تعلقات کے ذریعہ فساد پھیلاتا رہتا ہے۔

پھر ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ باہمی جھگڑے اور ناراضگی کو تین دن سے زیادہ طویل دینا معمولی فروگذاشت نہیں ہے بلکہ یہ ایسا خطرناک گناہ ہے جس کی وجہ سے انسان دوزخ میں بھی پہنچ سکتا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دوسرے سے تین دن سے زیادہ ناراض نہ رہنے کی تلقین کے بعد یہ بھی فرمایا:۔

فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (ابوداؤد، مسلم، بخاری)

یعنی جو شخص دوسرے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور اس عرصہ میں (باہم صلح سے پہلے) وہ مر گیا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

مزید برآں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر دو بھائیوں کے درمیان تنازعہ اس قدر طول پکڑ لے کہ اس پر ایک سال گزر جائے اور ایک شخص دوسرے سے صلح پر کسی طرح آمادہ نہ ہو تو پھر ایسا شخص قتل عمد کا مرتکب سمجھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابی خراش حدرد بن ابی حدرد الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:۔

مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ. (ابوداؤد)

یعنی جس شخص نے اپنے بھائی کو (بوجہ مخاصمت) ایک سال تک چھوڑے رکھا اور اس سے صلح نہ کی تو اس کا یہ فعل ایسا ہے کہ گویا اس نے اپنے بھائی کا خون بہایا۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث اس امر پر دال ہیں کہ مومنوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا اور پھر باہم صلح پر آمادہ نہ ہونا کوئی معمولی گناہ نہیں ہے بلکہ یہ ایسا خطرناک گناہ ہے کہ جو انہیں خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنانے کا موجب بن سکتا ہے کیونکہ جو بھی صلح پر آمادہ نہیں ہوتا وہ شیطان کے بہکانے میں آکر اس کے نقش قدم پر رہا ہوتا ہے۔ العیاذ باللہ

مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے!"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ (وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرتِ صحابہؓ کا ایک تابناک ورق

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

آخری قسط

مکرم
عبد السمیع خان صاحب
ربوہ

ایثار کی تابناک مثالیں

صحابہؓ کی مالی قربانیوں کے ایسے واقعات بھی ملتے ہیں کہ شدید خواہش اور ضرورت کے وقت کسی سائل نے آکر سوال کیا تو کل پونجی اٹھا کر اسے دے دی۔

● ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا آج تم میں سے کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً اُٹھے گھر پہنچے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔ وہ لے کر مسجد گئے اور وہاں ایک سائل ملا تو روٹی کا ٹکڑا اسے دے دیا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الزکوٰۃ باب المسئلۃ فی المسجد)

● حضرت دکینؓ بن سعید فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم ۴۰ آدمی تھے اور ہم نے حضورؐ سے غلہ کا سوال کیا۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اٹھو اور انہیں دو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے پاس تو صرف اتنا ہے جو میرے اور میرے بچوں کے لیے گرمی کے موسم میں کفایت کرے۔ آپؐ نے فرمایا اٹھو اور دو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر گھر آئے۔ کمرہ کھولا تو وہاں کھجوروں کا چھوٹا سا ڈھیر تھا۔ ہم میں سے ہر آدمی نے اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ اس ڈھیر میں ذرہ برابر کمی نہ آئی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۳۶۵)

● حضرت علیؓ کے پاس کسی سائل نے آکر سوال کیا۔ تو آپ نے حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اپنی ماں سے جا کر کہو کہ میں ان کے پاس چھ درہم چھوڑ آیا ہوں۔ ان میں سے ایک درہم دے دیں۔

چنانچہ وہ صاحبزادے گئے اور واپس آکر کہا کہ اماں جان کہتی ہیں کہ آپ نے آٹا خریدنے کے لیے وہ چھ درہم چھوڑے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بندے کا ایمان سچا نہیں ہو سکتا جب تک کہ بندہ کو اس چیز پر جو اللہ کے قبضہ میں ہو۔ زیادہ اعتماد نہ ہو۔ بہ نسبت اس چیز کے جو بندہ کے قبضہ میں ہو۔ جا کر اپنی ماں سے وہ چھ درہم لے آؤ۔

حضرت فاطمہؓ نے وہ رقم بھیجی۔ اور حضرت علیؓ نے وہ چھ کے چھ درہم اس سائل کو دے دیئے۔ (کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جحفہ کے مقام پر ٹھہرے اس حال میں کہ آپ بیمار تھے۔ آپ نے فرمایا میرا دل مچھلی کھانے کو چاہتا ہے۔ لوگوں نے آپ کے لیے مچھلیاں تلاش کیں۔ بڑی تلاش کے بعد صرف ایک مچھلی ملی۔ اس مچھلی کو ان کی بیوی حضرت صفیہؓ بنت عبید نے کھانے کے لیے تیار کر دیا اور حضرت عبداللہؓ بن عمر کے سامنے پیش کیا۔ اتنے میں ایک مسکین آیا اور حضرت ابن عمرؓ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔ انہوں وہ مچھلی اٹھا کر اسے دے دی۔ گھر والوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو ہمیں اس مچھلی کی تلاش میں تھکا دیا۔ ہم مسکین کو درہم دے دیتے جو وہ درہم اس کے لیے مچھلی سے زیادہ مفید ہوگا۔ آپ مچھلی کھا کر اپنی خواہش پوری کیجئے۔ مگر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس وقت میرے نزدیک یہی مچھلی محبوب ہے اور اسے ہی صدقہ کروں گا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۹۷)

● اسی طرح حضرت ابن عمرؓ کا ایک اور واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے تو آپ کے لیے انگوروں کا ایک خوشہ ایک درہم میں خریدا گیا۔ اتنے میں ایک مسکین آ گیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا یہ خوشہ اسے دے دو۔ ایک آدمی اس سائل کے پیچھے چلا گیا اور وہ خوشہ اسے ایک درہم میں خرید کر واپس لے آیا۔ اتنے میں وہی مسکین دوبارہ آ گیا اور پھر سوال کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا خوشہ اسے دے دو۔ سائل چلا تو ایک آدمی پھر اس کے پیچھے جا کر وہ خوشہ ایک درہم میں خرید لایا۔

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ وہ سائل کئی مرتبہ لوٹ کر آیا۔ اور حضرت ابن عمرؓ ہر مرتبہ وہ خوشہ اسے دینے کا حکم دیتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے سائل کو شرم دلائی اس سے خوشہ ایک درہم میں خریدا تب حضرت ابن عمرؓ نے اسے کھایا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۹۷)

● ایک مسکین نے حضرت عائشہؓ سے کچھ مانگا اس دن آپ روزہ سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک چپاتی کے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنی خادمہ سے فرمایا یہ روٹی سائل کو دے دو۔ خادمہ نے کہا کہ پھر آپ کس چیز سے روزہ افطار کریں گی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ روٹی ضرور اس سائل کو دے دی جائے۔

● ایک دفعہ کسی مسکین نے حضرت عائشہؓ سے کھانا طلب کیا۔ ان کے سامنے انگور کا ایک خوشہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے ایک آدمی سے کہا کہ یہ خوشہ اٹھا کر سائل کو دے دو۔ اس آدمی نے تعجب کیا مگر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ

اگر کوئی ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا تو اس کا بدلہ پائے گا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجامع باب الترغیب فی الصدقۃ)

● ایک مرتبہ امیر معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے۔ شام ہونے تک آپ نے سب کے سب تقسیم کر دیئے۔ اس دن آپ کا روزہ بھی تھا۔ افطاری کا وقت آیا تو لونڈی نے کہا کہ گھر میں آج افطاری کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔

(مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۱۳)

● حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بہت زیادہ مبتلائے مشقت ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا آج کی رات اسے کون مہمان کے طور پر ٹھہرائے گا۔ حضرت ابوطلحہؓ انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں۔ چنانچہ وہ اسے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے پوچھا کچھ کھانے کے لیے ہے اس نے کہا سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں۔ انہوں نے بیوی سے کہا بچوں کو کسی چیز سے بہلا دے اور جب وہ شام کا کھانا مانگیں تو انہیں سُلا دے۔ اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دینا۔ (پردہ کے احکام ابھی نازل نہیں ہوئے تھے) چنانچہ انہوں نے مہمان کی آمد پر چراغ گل کر دیا اور بچوں کو سلا دیا اور خود دونوں میاں بیوی مہمان کے ساتھ بیٹھ کر اندھیرے میں منہ ہلاتے رہے گویا کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح گھر کے سب لوگ فاقہ سے رہے اور مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس واقعہ کی خبر دی۔ حضورؐ نے صبح حضرت ابوطلحہؓ کو بلایا اور ہنستے ہوئے فرمایا کہ رات تم نے مہمان کے ساتھ کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ کو تم دونوں کی یہ بات بہت پسند آئی ہے

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف)

● حضرت سعیدؓ بن عامر ایک دفعہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہو گئے حضرت عمرؓ کا دورِ خلافت تھا۔ جب انکو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت سعیدؓ کو بھجوا دیئے۔ وہ یہ دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور واقعہ بتایا۔ بیوی نے کہا آپ اس رقم سے کچھ کھانے پینے کا سامان اور غلہ خرید لیں۔ فرمانے لگے کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں۔ ہم اپنا مال اس کو دیتے ہیں جو ہمارے لیے تجارت کرے اور ہم اس کی آمدنی سے کھاتے رہیں اور اس مال کی ضمانت بھی اس کے اوپر رہے بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

حضرت سعیدؓ بن عامر نے وہ تمام دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور تنگی اور ترشی میں گزارہ کرتے رہے۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

قرض لے کر انفاق فی سبیل اللہ

صحابہؓ کو انفاق فی سبیل اللہ کا ایسا چسکہ پڑ گیا تھا کہ جب اپنا کل مال و متاع خدا کی راہ میں لُٹا بیٹھتے تو پھر قرض لے کر صدقات دیتے۔

● حضرت سعید بن عاص کے انفاق فی سبیل اللہ کا یہ حال تھا کہ اگر ان سے کوئی سائل سوال کرتا اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو اسے دستاویز لکھ دیتے کہ جب ہوگا تو دیا جائے گا۔

چنانچہ وفات کے وقت ان پر اسی ہزار اشرفیوں کا قرض تھا۔ بیٹے نے پوچھا یہ قرض کیسے ہوا؟ فرمایا۔

کسی شریف کی حاجت روائی کی کسی حیادار آدمی کو اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی دے دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی کام میں یہ قرض چڑھ گیا ہے

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۱)

● حضرت معاذ بن جبلؓ اپنی قوم کے مخیر نوجوانوں میں سے بہت خوبصورت اور سخی نوجوان تھے۔ ان سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا جاتا فوراً اسے دے دیتے اور اس بنا پر اتنے مقروض ہو گئے کہ ان کا تمام مال قرضہ میں گھر گیا۔ (مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۲۷۳)

● حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک بار بیس ہزار سے زیادہ درہم آئے۔ انہوں نے اس مال کو اسی مجلس میں بیٹھے بیٹھے لوگوں کو دے دیا۔ یہاں تک کہ جب کل خرچ ہو چکا۔ تو ایک شخص کو انہی میں سے قرض لے کر دے دیا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۲۹۷)

● حضرت قیس بن سعدؓ نہایت فیاض اور بہادر صحابیؓ تھے۔ غزوات میں انصار کا علم انہی کے ہاتھ میں رہتا تھا اور وہ اس عزت کو اپنی فیاضی سے قائم رکھتے تھے۔

ایک غزوہ میں وہ قرض لے کر فوج کو کھانا کھلاتے رہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اس فوج میں شریک تھے۔ دونوں بزرگوں نے مشورہ کیا کہ اگر انکو اسی حال پر چھوڑ دیا گیا تو اپنے باپ کا تمام سرمایہ برباد کر دیں گے۔ سو انہوں نے انکو روکنا چاہا۔ حضرت سعدؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر کہا کہ مجھے ابن قحافہؓ اور ابن خطابؓ سے کون بچائے گا۔ یہ میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں۔ (اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۵)

● حضرت طلحہؓ کی بیوی سعدیؓ فرماتی ہیں کہ حضرت طلحہؓ نے ایک دن ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔ پھر قلاشی نے انہیں مسجد جانے سے روک دیا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کے کپڑے کے دونوں کناروں کو (ستر چھپانے کے لیے) ملا کر سی دیا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۸۸)

مزدوری کر کے صدقات دینا

بعض صحابہؓ ایسے تھے جن کے پاس خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ہوتا تھا وہ محنت اور کوشش کے ساتھ مال کماتے اس خواہش کے ساتھ کہ خدا کی راہ میں اپنا مال پیش کر سکیں۔

● حضرت ابومسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو ہم مزدوری کے لیے چلے جاتے تھے۔ اور کچھ مال کما کر خدا کی راہ میں پیش کرتے تھے۔ اور جس کو جتنا کچھ میسر آتا وہ اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار)

● ایک صحابی ابونہیکؓ ساری رات مزدوری کر کے ایک صاع کھجوریں لائے اور ان کو صدقہ میں دیدیا۔

(تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۶۳)

● حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ ایک دفعہ مجاہدین اسلام کے ایک لشکر کی تیاری میں حصہ لینے کے لیے ساری رات مزدوری کرتے رہے۔ اور دو صاع (قریباً سات سیر) کھجوریں حاصل کیں ان میں سے ایک صاع تو گھر والوں کے لیے رکھا اور دوسرا نصف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کیا کہ تقرب الی اللہ کے لیے اسے صدقہ کرتا ہوں۔ اس مجمع میں منافقین بھی تھے انہوں نے اس بات پر حضرت ابوعقیلؓ کا مذاق اڑایا کہ ایک صاع کھجور دے کر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے اس دکھی دل کو تسلی دینے کے لیے یہ آیات نازل فرمائیں اور منافقین کو خوب انذار کیا۔

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

(التوبہ: ۷۹)

یہ منافق ہی ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقات دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو کہ سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے سو باوجود اس قربانی کے یہ منافق ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ اللہ ان کو ہنسی کی سزا دے گا اور ان کو دردناک عذاب پہنچے گا۔

(تفسیر در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم حضرت زینبؓ بنت جحش کاریگر تھیں۔ وہ چمڑے کو رنگتیں تھیں اور سی لیا کرتی تھیں اور اس کسب کے ذریعے اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں۔

● حضرت عائشہؓ سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت زینبؓ سوت کاتتی تھیں اور مجاہدین کی مدد کیا کرتی تھیں۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۸۶)

● ام المومنین حضرت سودہؓ طائف کی کھالیں بناتی تھیں اور ان سے ہونے والی آمدنی مکمل طور پر صدقہ و خیرات میں صرف کرتی تھیں۔

(اصابہ بحوالہ سیر الصحابیات صفحہ ۱۷)

انہوں نے آسمان پر خزانے جمع کئے

الغرض تمام صحابہؓ اور صحابیاتؓ ہر رنگ میں اپنے عزیز ترین اموال اپنے مولیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بے تاب اور بے کل رہتے تھے جیسا کہ راہ خدا میں جانی قربانی میں ان کی کوئی مثل اور نظیر نہیں اسی طرح مالی قربانی کے میدان میں بھی دنیا کی کوئی قوم ان کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

انہوں نے زمین پر اپنے خزانے جمع نہیں کیے بلکہ آسمان پر اپنے اموال جمع کرتے رہے اور اس کائنات کی سب سے بڑی دولت کو پالیا جسے پانے کے بعد اور کسی چیز کی تمنا نہیں رہتی۔ لیکن یہ سفر بہت کٹھن اور دل ہلا دینے والا سفر ہے۔ اور یہ گوہر مقصود بڑی مشقتوں کے مراحل کے بعد ہاتھ آتا ہے۔

اس سفر کو صحابہؓ نے کس جانفشانی سے طے کیا؟ سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کیا صحابہ کرام مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا مفت نہیں ملتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد ملتی ہے

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۹)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ

مگر یہ بات یاد رہے کہ یہ سارا کمال حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جن کے انقلاب انگیز وجود نے انہیں یکسر تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ وہ جو معمولی معمولی باتوں پر سالوں دست و گریباں رہتے تھے وہ جو دنیا پرست تھے وہ جو زر و مال پر فریفتہ تھے انہیں کیسے اپنے مولیٰ کا عاشق بنایا اور ہر عزیز سے عزیز چیز قربان کر دینے کا حوصلہ بخشا سچ ہے کہ وہ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی منصف غور کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسول ﷺ کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی انکی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی۔ اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اور اپنے پیارے رسولؐ کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک طرح اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنا فی اللہ ہو کر صدق اور راست بازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے

روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸۳ تا صفحہ ۱۸۴

قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَنُفُوْسَهُمْ وَتَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَسَبٍ فَاَنْ كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَالْاِيْمَانِ

(حضرت اقدس)

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا اور ہر قسم کے فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین اور ایمان کی دولت لینے کو جلد آگے بڑھے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین الطیبین الاجمعین۔

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کی والدہ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ جسم میں خارش کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(ولی محمد۔ احمد نگر)

● برادرم مکرم خادم حسین صاحب آف رحیم یار خان بائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں (شیخ عبدالسلام۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

● مکرم مبشر احمد (فرنیچر مارٹ) کی والدہ بیمار ہیں (ادریس احمد وحید۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

● میرے والد صاحب مکرم بشیر احمد خاں بعارضہ قلب اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

(ظہیر احمد خاں۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

● میرے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ایک عرصہ سے ایک مقدمہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں اور مشکلات میں ہیں۔

(مبارک احمد ظفر۔ سمبڑیال)

● خاکسار کی اہلیہ گزشتہ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اسی طرح عزیزم احسان الدین ابن افتخار الدین صاحب بعارضہ ہیضہ بیمار ہے۔ (فضل الدین احمد۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ قرآن:

قرآنی صداقت و حقانیت کا واضح اعتراف:

ایٹمی اسلحہ کے استعمال سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے

مکرم مولینا
شیخ نور احمد منیر صاحب
ربوہ

ایک برطانوی ماہر نے کہا ہے کہ:-

"ایٹمی اسلحہ کے استعمال سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر روئی کے گالوں کی شکل اختیار کرنے کے بارے میں قرآنی آیت حرف بحرف پوری ہوگی۔ سمندروں کا پانی بھی بھاپ میں تبدیل ہو جائے گا۔ اگر ایٹمی جنگ شمالی کوریا سے شروع ہوئی تو دنیا تباہی کے بعد چار ماہ تک مکمل طور پر تاریک رہے گی اس کے بعد طویل عرصہ تک بنفشئی شعاعیں کرۂ ارض کو اپنے گھیرے میں رکھیں گی درجہ حرارت دو ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہوگا۔"

اس ماہر نے کہا کہ:-

"تباہ کاریوں کے یہ انداز سے اس صورت میں فائدہ مند ہو سکتے ہیں کہ انسان اپنے ہاتھوں زندگی کو تباہ کرنے کے اقدام سے باز رہے اور ایٹمی اسلحہ ضائع کر دے۔"

مندرجہ بالا بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دنیا میں اس وقت موجود ایٹمی اسلحہ کی نصف تعداد بھی استعمال ہونے سے ایسی تباہی مچے گی جو قرآنی آیات کے عین مطابق ہوگی۔

بلاشبہ عصر حاضر میں سائنس نے محیر العقول انکشافات کئے ہیں۔ ایجادات اور اختراعات کی وجہ سے دنیا کی رفتار ترقی انتہائی عروج پر ہے اس مشینی دور میں کیا زمین اور کیا خلاء عجائبات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ مگر اس امر کا اظہار انتہائی افسوس اور دکھ سے کرنا پڑتا ہے کہ سائنس کی موجودہ ترقی کا بڑا حصہ دنیا کی تباہی و بربادی کے لئے کام کر رہا ہے۔ کیا ایٹم بم، ہائیڈروجن بم، راکٹ، میزائل اور نیپام بم سے غیر آباد، بنجر اور پسماندہ علاقوں کو آباد کیا جا سکتا ہے؟ کیا صحرائی اور ریگستانی علاقوں کو سرسبز کیا جا سکتا ہے؟ اور کیا قحط۔ افلاس اور غربت کا اس سے ازالہ ہو سکتا ہے؟ ہیروشیما اور ناگاساکی شہروں کی تباہی و بربادی کے مہیب نظارے آج تک ہمارے سامنے ہیں۔ ایٹم کی تباہ کاریوں کے اثرات آج تک ہیروشیما میں پائے جاتے ہیں اور اس بربادی کے ذکر ہی سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بڑی طاقتوں کے لیڈروں اور ماہرین جنگ کے لرزہ خیز بیانات سے تیسری عالمگیر جنگ کا مہیب نقشہ سامنے نظر آ رہا ہے۔ متحارب اقوام اپنے مفادات کے لئے انسانیت کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں چنانچہ صدر ریگن نے اپنے ایک دورۂ جاپان میں یہ ذکر کیا کہ:-

"ایٹمی جنگ سے انسان صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ ساری تہذیب و تمدن ملیامیٹ ہو جائے گی۔ اس جنگ میں کوئی فریق فتح حاصل نہیں کر سکتا۔"

ایٹمی اسلحہ سے ہوا بھی زہر آلود ہو جاتی ہے جو تباہی کا سامان پیدا کرتی ہے اور ایٹمی جنگ سے ہونے والی تباہی ایسی ہوگی کہ کبھی کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آئی گویا اس کے نتیجہ میں نوع انسان ختم ہو جائے گی اور انسانی تہذیب۔ تمدن و ثقافت نیست و نابود ہو کر رہ جائے گی۔

قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اس ایٹمی جنگ اور اسلحہ کے مہیب خطرات کی پیشگوئی کو یوں بیان کیا گیا ہے:-

"اِنَّا اَعْتَدْنَا الظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝"

(الکہف: ۳۰)

ہم نے ظالموں کے لئے یقیناً ایک آگ تیار کی ہے جس کی چار دیواری نے انہیں گھیرا ہوا ہے اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائیگی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا۔ اور چہروں کو جھلس دیگا۔ وہ بہت بری پینے کی چیز ہوگی اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

ایٹمی اسلحہ کی جنگ بے شمار امراض کو جنم دیتی ہے مثلاً خون کی بیماریاں۔ قے جنون۔ اندھا پن اور کینسر وغیرہ۔ زمین گرمی کی وجہ سے بیکار ہو جاتی ہے۔ باغات ویران ہو جاتے ہیں۔ لہلہاتے ہوئے کھیت جل جاتے ہیں۔

"یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝"

(الرحمٰن: ۳۶)

تم پر آگ کا شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی یعنی تم دونوں ہرگز غالب نہیں آ سکتے۔

اس سے مختلف بموں کی طرف اشارہ ہے جس کے تابکاری اثرات سے خطرناک شعلے پیدا ہوتے ہیں۔

"یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝"

(القارعۃ: ۵-۶)

یہ مصیبت جب آئے گی اس وقت لوگ پراگندہ پروانوں کی طرح حیران پھر رہے ہوں گے اور پہاڑ اس پشم کی مانند ہو جائیں گے جو دھنکی ہوئی ہوتی ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کے نزدیک یہ آیات ایٹم بم سے پیدا شدہ تباہی پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اس وعدہ سے ایٹم بم مراد ہے اور اس عذاب کی ساری کیفیت ایسی ہے جو ایٹم بم سے پیدا شدہ تباہی پر پوری طرح چسپاں ہوتی ہے۔ یہ بم ایسا خطرناک اور تباہ کن ہے کہ اس سے بچنے کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ لوگ منتشر اور پراگندہ ہو جائیں۔ یہ بم جس جگہ گرتا ہے سات سات میل تک کا تمام علاقہ خس و خاشاک کی مانند جلا کر راکھ کر دیتا ہے بلکہ ایٹم بم کے متعلق اب جو مزید تحقیق ہوئی ہے وہ بتاتی ہے کہ سات میل کا بھی سوال نہیں۔ چالیس چالیس میل تک یہ ہر چیز کو اڑا کر رکھ دیتا ہے۔ ہیروشیما پر اٹومک بم گرایا گیا تو بعد میں جاپانی ریڈیو نے بیان کیا کہ اس بم سے ایسی خطرناک تباہی واقع ہوئی ہے کہ انسانوں کے گوشت کے لوتھڑے میلوں میل تک پھیلے ہوئے پائے گئے ہیں یہ بالکل وہی حالت ہے جس کا قرآن کریم نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶)

قرآن کریم کی ایک اور آیت میں آتا ہے کہ

"فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ۝"

(الدخان: ۱۱)

پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔

اس آیت میں ایٹمی اسلحہ کا ذکر ہے جس سے فضا میں غیر معمولی مہیب دھواں پھیل جاتا ہے اور ایٹمی اسلحہ کا دھواں اور آگ انسان کو عجیب الخلقت جانوروں کی شکل میں تبدیل کر کے رکھ دیتی ہے اور ایٹم بم کے شعلوں کی شدت سے چیزیں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں۔ (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالرحیم مدہوش رحمانی مرحوم کی یاد میں

از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب - نواب شاہ

مکرم جناب عبدالرحیم صاحب قصبہ گوڑگانواں چھاؤنی ضلع گوڑگانواں (مشرقی پنجاب) میں یکم فروری ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام حافظ عبدالرحمٰن خان اور تخلص رحمان تھا۔ گورنمنٹ ہائی سکول گوڑگانواں سے میٹرک پاس کیا۔ بعد ازاں مالیر کوٹلہ کالج میں داخلہ لیا اور گیارہویں جماعت تک تعلیم پائی۔ ۱۹۴۷ء تک مختلف ملازمتیں کیں۔ یکم ستمبر ۱۹۴۷ء کو کنٹرولر فوڈ اکاؤنٹس میں آڈیٹر مقرر ہوئے اور تقسیم برصغیر کے بعد پاکستان آ گئے۔ ان کے والدین بھی ان کے ساتھ ہی ہجرت کر کے پاکستان آ گئے تھے۔

دہلی میں ۱۹۴۸ء میں ایک احمدی کے ذریعہ احمدیت قبول کی اور لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ ملازمت کے دوران بی اے اور پھر ایل ایل بی کیا۔ ۱۹۴۸ء میں اس وقت کے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ کے ہاتھ پر بیعت کی اور باقاعدہ جماعتی تنظیم میں منسلک ہو کر خدمات سلسلہ میں انہماک اور خلوص کے ساتھ مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ کی بیش از بیش خدمات باحسن وجوہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی اور تا حیات لگن اور خلوص کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ کراچی میں ان کو سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ، سیکرٹری جائیداد، سیکرٹری ضیافت اور آڈیٹر کے شعبوں میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ حلقہ مارٹن روڈ میں سیکرٹری مال اور معتمد مال خدام الاحمدیہ کے فرائض انجام دیتے رہے اور اسی دوران تحریک جدید کا کام بھی کرتے رہے۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کے ساتھ مل کر کام کرنے کے مواقع بھی ہاتھ آئے۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۳ء تک ایڈیشنل سیکرٹری تحریک جدید کے فرائض انجام دیئے۔ پھر مرحوم فیض عالم خان صاحب چنگوی کے بعد تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ محترم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کی نیابت میں نائب سیکرٹری ضیافت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ پانچ سال تک نائب ناظم انصار اللہ ضلع کراچی کے عہدہ پر بھی کام کیا۔ اس وقت ناظم انصار اللہ محترم عبدالرحیم بیگ صاحب تھے۔ جناب شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری ضیافت کی وفات کے بعد سیکرٹری ضیافت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اس دوران قریباً ہر سال مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا موقع بھی ملتا رہا۔ مجلس شوریٰ میں ہر سال تحریک جدید کی ذیلی کمیٹی کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ ۱۹۷۶ء میں حضور کی منظوری سے مجلس شوریٰ نے مدہوش صاحب کو کراچی کے لئے تحریک جدید کا مرکزی ممبر منتخب کیا۔ انتخاب کے وقت مدہوش صاحب خود موجود نہیں تھے۔ ان کی عدم موجودگی میں یہ انتخاب عمل میں آیا۔

ایک مرتبہ یعقوب امیر وفد گھانا کراچی پہنچے تو مدہوش صاحب مرحوم کے حسن انتظام اور مہمان نوازی سے اس درجہ متاثر ہوئے کہ گھانا پہنچ کر مربی انچارج گھانا سے خوشنودی کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی طرح مسافروں کو ہوائی جہاز میں سوار کرانے یا اتارنے کے مواقع مدہوش صاحب مرحوم کو اکثر میسر آتے رہے اور مرحوم امیر صاحب کراچی کے مشوروں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے فرائض کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ کبھی کوئی موقعہ شکایت کا پیش نہیں آیا۔

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ جب سفر یورپ سے واپس کراچی تشریف لائے تو مرحوم کی کارکردگی سے اس قدر خوش ہوئے کہ فرمایا "تمہارا نام تو مدہوش ہے لیکن تمہارے کام تو ہوشیاروں جیسے ہیں۔ میں تمہارے انتظام سے بہت خوش ہوا ہوں۔" مدہوش صاحب مرحوم نے جواباً اپنے آقا سے عرض کیا کہ یہ سب حضور کی اپنے خادموں کے حق میں دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

شاعری کا شوق آپ کو ابتدائے عمر سے تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ یہ شوق آپ کو ورثہ میں ملا تھا۔ کیونکہ آپ کے والد صاحب بھی شاعر تھے اور رحمٰن تخلص کرتے تھے۔ ۱۹۳۵ء کے ایک مشاعرے میں پہلی بار شامل ہونے کا اتفاق ہوا۔ مصرعہ طرح یہ تھا"

"آج ساقی نہیں مے خانہ نہیں جام نہیں"

والد صاحب نے غزل لکھ کر دی اور مدہوش صاحب نے مشاعرے میں پڑھی۔ اس کے بعد خود غزل کہنا اور مشاعروں میں شریک ہونا شروع کیا اور داد وصول کرتے رہے۔

شاعری میں آپ مومن سے متاثر تھے اور فطرۃً افادی شاعری کے قائل تھے۔

مدہوش صاحب ابتداء ہی سے دین کا درد اپنے دل میں رکھتے تھے۔

بالآخر ان کی دلی تڑپ کام آئی اور انہیں قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ اپنی جماعتی سرگرمیوں سے بالکل مطمئن تھے اور ہمہ وقت خدمات کے مواقع تلاش کرتے رہتے تھے جو خدا تعالیٰ کی مہربانی سے اکثر فراہم ہوتے رہتے تھے۔

آپ کے والد صاحب نے ۱۹۵۷ء میں کراچی میں وفات پائی ان کو بیعت کی توفیق نہیں ملی۔ البتہ مدہوش صاحب کی والدہ صاحبہ نے نومبر ۱۹۷۱ء میں بیعت کی اور ایک ماہ بعد رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

مدہوش صاحب قیس مینائی صاحب سے مشورۂ سخن کرتے رہے اور ان کے فیض صحبت نے مدہوش صاحب کو احمدیت میں راسخ ہونے کے لئے بڑے ذرائع فراہم کئے جن کا ان کو دلی اعتراف تھا۔ مدہوش صاحب کا رجحان شاعری غزل کی طرف تھا لیکن آپ نے قومی نظمیں بھی لکھی ہیں جس سے آپ کے جذبۂ اصلاح کی نشاندہی ہوتی تھی۔ آپ اصطلاحی معنی میں جو شاعر نہیں بلکہ شاعر میں جو عملی خصوصیات ہوتی ہیں ان کے حامل تھے گویا صرف گفتار ہی کے غازی نہیں بلکہ کردار کے بھی غازی تھے اور یہی ایک حقیقی شاعر کی معراج ہے۔

مرحوم دو سال پہلے ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے حکومت پاکستان کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے محکمہ کسٹم۔ اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو محکمہ ایکسائز۔ انکم ٹیکس اور محکمہ ایف آئی اے میں بھی کام کیا وفات کے وقت آپ ماڈرن موٹرز لمیٹڈ میں امپورٹ مینیجر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے اور شکر گذار اور عبادت گذار بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کی شخصیت کی یہ فارسی مصرعہ بھرپور ترجمانی کرتا ہے ؎

خوش درخشید ولے شعلہ مستعجل بود

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہیں ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

("ازالہ اوہام" صفحہ ۴۴۶)

ایٹمی اسلحہ (بقیہ صفحہ ۳)

افسوس صد افسوس! آج بڑی طاقتیں جن کو قرآن کریم نے یاجوج ماجوج کے الفاظ سے ذکر کیا ہے وہ جنگی کارروائیوں کے لئے اسلحہ کے انبار جمع کر رہی ہیں۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اسلحہ کی اس مسابقت اور دوڑ میں مغرب کے سنجیدہ اور فہمیدہ اشخاص غور کریں اور دنیا کو آنے والی مہیب تباہی و بربادی سے بچانے کی کوشش کریں۔ باہمی مقابلہ میں اسلحہ پر صرف ہونے والے اخراجات میں اضافہ ہی اضافہ ہو رہا ہے۔ کاش ترقی یافتہ اقوام اپنی دولت اور اپنے وسائل پسماندہ ممالک کی ترقی و تعمیر میں صرف کریں۔ تاریخ عالم اُن خونخوار اور سفاکوں کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گی جن کی وجہ سے دنیا میں ایٹمی جنگ ہوگی۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

عائد کی گئی ہیں۔

مسٹر مجیب الرحمٰن نے جو شریعت پٹیشن نمبر ۱/۱۷ آف ۱۹۸۴ء کے درخواست گزاروں میں شامل ہیں۔ آج ڈیڑھ بجے تک عدالت سے خطاب کیا۔ وفاقی حکومت کی طرف سے حاجی شیخ غیاث محمد سینئر ایڈووکیٹ، ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی جیورسٹ ایڈووکیٹ اور مسٹر ایم بی زمان ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ مختلف مکاتیب فکر کے اہم علماء اور نمایاں قانون دان سماعت کے دوران کمرۂ عدالت میں موجود تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوب مفید اٹھرا -/۳۰ ، اکسیر اولادِ نرینہ -/۳۵ ، زد جام عشق -/۶۰ ، تریاقِ بواسیر -/۱۵ ، اکسیر پائیوریا -/۶ ،
تریاقِ معدہ -/۱۲ ، تریاقِ دمہ -/۲۰ ، روشن کاجل -/۵۰ ، سُرمہ جواہر -/۳ ، پیامِ نور -/۱۴ ،
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون : 634

ولادت

میرے بیٹے عزیزم انور حسین عباسی مسلم کمرشل بنک ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے گزشتہ جون ۱۹۸۴ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور اقدس ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام منصور حسین عباسی تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرماوے خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین!

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال - باندھی ضلع نواب شاہ سندھ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ماہ وفا/جولائی ۸۴ء

ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ وفا/جولائی ۱۹۸۴ء تمام قارئین کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ یہ ماہنامہ خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ قارئین کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے جن دوستوں کو نہ مل رہا ہو وہ براہ کرم ساتھ کے ساتھ اطلاع دیتے رہیں تاکہ ان کو دوبارہ بھجوایا جا سکے۔ بعض دوست بروقت اطلاع نہیں دیتے اور دیر کے بعد پچھلے رسالوں کا تقاضا کرتے ہیں جس کی تعمیل بعض اوقات دفتر کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ - ربوہ)

اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اضلاع انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرما دیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے نانا جان محترم مولوی شیر محمد صاحب مختصر علالت کے بعد ۲۰ جون ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم ۱۸۹۲ء میں چیار کوٹ مقبوضہ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ مرحوم صاحب علم۔ دعاگو عبادت گزار انسان تھے۔ آپ کو جماعت میں اہم خدمات کا موقع ملا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار بچے پانچ بچیاں۔ کئی پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں اور ایک بیوہ یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی تدفین ۲۱ جون کو میرا بھڑکا کے مقامی قبرستان میں ہوئی۔

جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور ہم سب پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین!

(امۃ الرشید معلمہ بنت ماسٹر محمد حسین میرپور آزاد کشمیر)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

VIDEO VISION
HiF اسٹیریو ویڈیو اور رنگین ٹیلی ویژن سروس سینٹر
فلپس اور جاپانی ٹیلی ویژن
کی فوری ہوم سروس کے لئے رجوع کریں
مرزا شاہد احمد۔ فون نمبر 682556
سالہا سال کا وسیع تجربہ برائے
فلپس
ہوم سروس اور ورکشاپ
754/9 دستگیر سوسائٹی کراچی (نزد وہاب کلینک)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر
410974
418646
رہائش
418645
★ ۱۱۱ - فیروزپور روڈ گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور ★ ۱۰ - شادمان کالونی لاہور
★ ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر: ـــــ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید و احمد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.

مثالی وقار عمل

مجالس اطفال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک مثالی وقار عمل منعقد کریں۔ اس کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔ وقار عمل کے بعد اس کی رپورٹ جلد ارسال فرما دیں۔
(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں
اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں۔

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور
جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اگست
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں مطب فرمائیں گے!
(مینجر دواخانہ حکیم نظام جان)
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

برائے فروخت
بھٹہ خشت مل سیرا
احمد نگر کاردال روڈ پر لب سڑک
رابطہ: عبدالسمیع ظفر، عبدالرشید فاروقی
ایجنسی شیزان۔ ربوہ

اعلیٰ سامان۔ بہترین سروس
اور رعایتی کرایہ کے لئے صرف
کینوبی شامیانے
صوفہ سیٹ قالین
کراکری کرسیاں
اور دوسرا سامان
سادات ٹینٹ سروس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

قیمتوں میں
حیرت انگیز کمی
ہمارے ہاں ہر قسم کا فرنیچر جدید ڈیزائنوں میں زور پر تیار کیا جاتا ہے۔ اہل ربوہ کے لئے قیمتوں میں
خصوصی رعایت
سراج مارکیٹ
اے ون فرنیچر
اقصیٰ روڈ ربوہ

سرمہ طفیل ۱۱ روپے
کورس ۳ شیشی
عرق نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی
مفید معدہ ۵/- ۶/- ۱۲/-
اکسیر کثرت پیشاب
چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-
حب بواسیر
قیمت ۴۲ گولی ۲۸/-
بیوٹی سفوف ۱۵/- روپے
حبوب اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے
حبوب صندلین
۶/۵۰ روپے
اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے
اکسیر کھانسی و نزلہ
سیرپ ۶/۵۰ روپے
ہاضمنا سیرپ
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تھیل جوی)
معرفت کوثر ہاؤس اندرون گلی گوجرانوالہ ربوہ

ھوالناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
68551
فون
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

مکان برائے فروخت
دس مرلہ رقبہ میں ایک عدد مکان جس میں دو دکانیں تین کمرے اور برامدہ ہے بجلی اور سوئی گیس کی سہولت ہے ریلوے روڈ دارالرحمت غربی میں نزد Suni-mming pool واقع ہے خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔
فہمیدہ لطیف شیخ c/o
مولوی انعام الحق کوثر صاحب
مکان نمبر ۴/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ عوام
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چک ۲۲ کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب: